شعبہ نشرو اشاعت تنظیم اسلامی پاکستان
36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 042-35869501، ای میل: media@tanzeem.org

27اپریل2026ء

پریس ریلیز

اسلام آباد ہائی کورٹ کے 5 ججوں کے مجوزہ تبادلے سے عدلیہ کی آزادی، شفافیت اور غیر جانبداری پر سنجیدہ اور تشویش ناک سوالات اُٹھ گئے ہیں۔

(شجاع الدین شیخ)

لاہور(پ ر): اسلام آباد ہائی کورٹ کے 5 ججوں کے مجوزہ تبادلے سے عدلیہ کی آزادی، شفافیت اور غیر جانبداری پر سنجیدہ اور تشویش ناک سوالات اُٹھ گئے ہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر **شجاع الدین شیخ** نے ایک بیان میں کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ اسلام آباد ہائی کورٹ سے دیگر صوبائی ہائی کورٹس میں 5 ججوں کے تبادلوں کے حوالے سے جو اطلاعات سامنے آئی ہیں، وہ اس تاثر کو تقویت دیتی ہیں کہ یہ عمل واضح اور معروضی اصولوں کے بجائے غیر شفاف معیار کے تحت انجام دینے کا ارادہ ہے۔ موجودہ چیف جسٹس آف پاکستان نے ان مجوزہ تبادلوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا کیا گیا تو یہ عدلیہ کی آزادی پر حملہ ہوگا، اگرچہ یہ پہلو بھی قابل غور ہے کہ ماضی میں اُنہوں نے عدالتی ڈھانچے سے متعلق بعض آئینی ترامیم کی غیر مشروط حمایت کی جس نے موجودہ صورتِ حال کے لیے راستہ ہموار کیا ہے۔ امیر تنظیم نے کہا کہ بالخصوص 26ویں اور 27ویں ترامیم نے عدالتی نظام کے اندر اختیارات کے توازن، ججوں کی تقرری اور بنچوں کی تشکیل کے طریقہ کار پر گہرے منفی اثرات مرتب کیے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ان تبدیلیوں کے نتیجے میں انتظامیہ کے اثر ورسوخ میں اضافہ ہوا ہے اور عدلیہ کی خود مختاری محدود ہوئی ہے۔ ججوں کے تبادلوں کو اگر انتظامی ضرورت کے بجائے دباؤ یا تادیبی اقدام کے طور پر استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف انفرادی عدالتی آزادی کو متاثر کرتا ہے بلکہ پورے نظامِ انصاف کی ساکھ کو بھی مجروح کرتا ہے، کیونکہ اس سے یہ تاثر جنم لیتا ہے کہ غیر موافق ججوں کو بآسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاسکتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ ایک آزاد عدلیہ کسی بھی مہذب ریاست میں آئین کی بالادستی، قانون کی حکمرانی اور شہری حقوق کے تحفظ کی بنیادی ضامن ہوتی ہے۔ جب عدلیہ کو دباؤ کا سامنا ہو یا اس کے اختیارات میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں جو اس کی خود مختاری کو کمزور کریں، تو اس کے اثرات پورے معاشرے پر مرتب ہوتے ہیں، جس کے نتیجے میں سیاسی عدم استحکام میں اضافہ، عوامی اعتماد میں کمی اور معاشی بے یقینی پیدا ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ عدلِ اسلام کا 'کیچ ورڈ' ہے اور اسلامی تعلیمات عدل کے قیام اور عدلیہ کی آزادی پر خاص زور دیتی ہیں جہاں قاضی کو ہر قسم کے دباؤ، خوف اور مصلحت سے بالاتر ہو کر فیصلے کرنے کی تلقین کی گئی ہے جس کی اسلامی تاریخ میں کئی مثالیں ملتی ہیں۔ گویا ایک عادلانہ معاشرہ اسی وقت تشکیل پاسکتا ہے جب عدلیہ واقعی آزاد، غیر جانبدار اور آئین و قانون کی پابند ہو۔ لہٰذا موجودہ حالات میں یہ ناگزیر ہے کہ ججوں کے تبادلوں اور عدالتی اصلاحات کے عمل کو مکمل شفافیت، آئینی تقاضوں اور وسیع تر قومی مفاد کے مطابق استوار کیا جائے تاکہ عدلیہ پر عوام کا اعتماد بحال رہے۔

جاری کردہ
رضاء الحق
مرکزی ناظم نشرواشاعت